مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۹۴
بدمذہب سے نِکاح
مصنف
امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
ناشر
جمعیت اِشاعت اہلسُنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نام کتاب	:	بدمذہب سے نکاح
تاریخی نام	:	ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا)
مصنف	:	امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خان فاضل ومحدث بریلوی علیہ الرحمہ
ضخامت	:	۳۳ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت	:	۹۴

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000 فون: 2439799

زیرِ نظر کتاب "بدمذہب سے نکاح" جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کی 94 ویں کڑی ہے۔ جس کے مصنف امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل ومحدث بریلوی علیہ الرحمہ ہیں۔ امام اہلسنّت کی دیگر تصانیف کی طرح یہ تصنیف بھی دلائل و براہین سے عبارت ہے۔ اس کتاب کا تاریخی نام ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا) ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائع کرنے کا شرف حاصل کررہی ہے امید ہے کہ زیرِ نظر کتاب قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

فقط..........ادارہ

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۶ ۱۳

(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرعِ متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کردینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس میں شرعاً گناہ ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

مستفتی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب

الجواب از دفتر تحفہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نکاح مذکور ممنوع وناجائز وگناہ ہے۔ غیر مقلدین زماں کے بہت عقاید کفریہ وضلالیہ کتاب "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" میں اُن کی تصانیف سے نقل کیے اور ان کا گمراہ و بدمذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربه[1] — جو شخص کسی منافق کو "سردار" کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

امام حافظ الحدیث عبد العظیم زکی الدین منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک باب وضع کیا

الترہیب من قوله لفاسق او مبتدع یا سیدی او نحوها من الکلمات الدالة علی التعظیم[2] — یعنی ان حدیثوں کا بیان جن میں کسی فاسق یا بدمذہب کو "اے میرے سردار" یا کوئی کلمہ تعظیم کہنے سے ڈرانا۔

اور اس باب میں یہی حدیث انھیں روایات ابی داؤد و نسائی سے ذکر فرمائی۔ جب صرف زبان سے "اے میرے سردار" کہہ دینا باعث غضب رب جل جلالہ ہے تو حقیقۃً سردار و مالک بنا لینا کس قدر سخت موجب غضب ہوگا والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دلیل ششم: یا ایها الناس ضرب مثل فاستمعوا له[3] والله لا یستحیی من الحق[4] — اے لوگو! ایک مثل کہی گئی اسے کان لگا کر سنو۔ بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا۔

ایحب احدکم ان تکون کریمته فی اش کلب فکرهتموه[5] — کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے۔

رب جل وعلیٰ نے غیبت کو حرام ہونا اسی طرز بلیغ سے ادا فرمایا،

ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه[6] — کیا تم میں سے کوئی پسند رکھتا ہے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے، تو یہ تمہیں برا لگا۔

---

[1] مستدرک للحاکم — کتاب الرقاق — دار الفکر بیروت — ۴/۳۱۱
شعب الایمان — حدیث ۴۸۸۳ — دار الکتب العلمیہ بیروت — ۴/۲۳۰
[2] الترغیب والترہیب — الترہیب من قول لفاسق او مبتدع یا سیدی الخ — مصطفی البابی مصر — ۳/۵۷۹
[3] القرآن الکریم ۲۲/۷۳
[4] القرآن الکریم ۳۳/۵۳
[5] سنن ابن ماجہ — ابواب النکاح — ایچ ایم سعید کمپنی کراچی — ص ۱۳۹
مسند احمد بن حنبل — مروی از مسند علی رضی اللہ عنہ — دار الفکر بیروت — ۱/۸۶
[6] القرآن الکریم ۴۹/۱۲

سنیو! سنیو اگر سنّی ہو تو بگوش سنو: لیس لنا مثل السوء التی صاهرت فراش مبتدع کالتی کانت فراشا للکلب — ہمارے لیے بری مثل نہیں جو عورت کسی بدمذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا اسی وجہ تحقیق سے بیان فرمایا:

العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه لیس لنا مثل السوء[1] — اپنی دی ہوئی چیز پھیرنے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کرکے اسے پھر کھا لیتا ہے، ہمارے لیے بری مثل نہیں؛

اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بدمذہب کتا ہے یا نہیں؛ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر، کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے، کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے، میری نہ مانو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مانو، ابوحاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اصحاب البدع کلاب اهل النار[2] بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے:

حدثنا القاضی الحسین بن اسمعیل نا محمد بن عبد الله المخرمی نا اسمعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اهل البدع کلاب اهل النار[3]۔ (قاضی حسین بن اسمعیل نے محمد بن عبد اللہ مخرمی سے انھوں نے اسمعیل بن ابان سے انھوں نے حفص بن غیاث سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو غالب سے انھوں نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا) بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل — مروی از مسند عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ — دار الفکر بیروت — ۱/۲۱۷
[2] فیض القدیر شرح جامع الصغیر — حدیث ۱۰۸۰ — دار المعرفۃ بیروت — ۱/۵۲۸
کنز العمال بحوالہ ابی حاتم الخزاعی — " ۱۰۹۴ — مؤسسۃ الرسالۃ بیروت — ۱/۲۱۸
[3] کنز العمال بحوالہ قط فی الافراد عن ابی امامہ — " ۱۱۲۵ — " " " — ۱/۲۲۳

ابونعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ[1]

بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا:

الخلق الناس والخلیقۃ البھائم[2]

خلق سے مراد لوگ اور خلیقہ سے مراد جانور ہیں۔ (ت)

لاجرم حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی۔ عقیلی وابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتجالسوھم، ولاتشاربوھم، ولاتواکلوھم ولاتناکحوھم[3]

بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔

دلیل ہفتم: کتابیہ سے نکاح کا جواز عدم ممانعت وعدم گناہ صرف کتابیہ ذمیہ میں ہے جو مطیع الاسلام ہوکر دارالاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے۔ فتح القدیر وغیرہ میں فرمایا:

الاولی ان لایفعل ولایأکل ذبیحتھم الا للضرورۃ[4]

بہتر یہ ہے کہ بلاضرورت ان سے نکاح نہ کرے اور نہ ذبیحہ کھائے۔ (ت)

مگر کتابیہ حربیہ سے نکاح یعنی مذکورہ جائز نہیں بلکہ عند التحقیق ممنوع وگناہ ہے، علمائے کرام وجہ ممانعت اندیشہ فتنہ قرار دیتے ہیں کہ ممکن کہ اس سے ایسا تعلق قلب پیدا ہو جس کے باعث آدمی دارالحرب میں وطن کرلے نیز بچے پر اندیشہ ہے کہ کفار کی عادتیں سیکھے نیز احتمال ہے کہ عورت بحالت حمل قید کی جائے تو بچہ غلام بنے۔ محیط میں ہے:

یکرہ تزوج الکتابیۃ الحربیۃ لان الانسان لایأمن ان یکون بینھما ولد فینشأ علی طبائع اھل الحرب ویتخلق باخلاقھم فلا

حربیہ کتابیہ عورت سے نکاح مکروہ ہے کیونکہ انسان اس بات سے بے فکر نہیں ہوسکتا کہ اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ اہل حرب میں پرورش پائیگا اور انکے طور طریقے اپنائے گا اور مسلمان اس بچے

[1] حلیۃ الاولیاء ترجمہ ابومسعود موصلی دارالکتاب العربی بیروت ۸/ ۲۹۱
[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ماقبل مکتبہ امام شافعی الریاض سعودیہ ۱/ ۳۸۳
[3] الضعفاء الکبیر للعقیلی حدیث ۱۵۳ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۲۶
[4] فتح القدیر فصل فی بیان المحرمات نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۱۳۵

یستطیع المسلم قلعہ عن تلک العادۃ[1]

ان کی عادات چھوڑنے پر قادر نہ ہوگا۔ (ت)

فتح اللہ المعین میں علامہ سید احمد حموی سے ہے:

عم ماولوکانت حربیۃ ولکن مکروہ بالاجماع لانہ ربما یختار المقام فی دار الحرب ولانہ فیہ تعریض ولدہ للرق فربما تحبل وتسبی معہ فیصیر ولدہ رقیقا وان کان مسلما وربما یتخلق الولد باخلاق الکفار[2]

جواز نکاح کا حکم کتابیہ حربیہ کو بھی شامل ہے لیکن یہ مکروہ ہے بالاجماع، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بیوی کی وجہ سے دارالحرب میں قیام پسند کرلے، اور اس لیے بھی کہ اس میں بچے کو غلامی میں مبتلا کرنے کی سبیل ہوسکتی ہے کہ اس کی وہ حاملہ بیوی مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوجائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے قیدی ہوکر غلام بن جائے اگرچہ وہ مسلمان ہے نیز وہ بچہ دارالحرب میں کفار کی عادات کو اپنا سکتا ہے۔ (ت)

محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا:

وتکرہ الکتابیۃ الحربیۃ اجماعا لانفتاح باب الفتنۃ من امکان التعلق المستدعی للمقام معھا فی دار الحرب وتعریض الولد علی التخلق باخلاق اھل الکفر وعلی الرق بان تسبی وھی حبلی فیولد رقیقا وان کان مسلما[3]

حربیہ کتابیہ بالاجماع مکروہ ہے کیونکہ اس سے فتنے کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے وہ یہ کہ بیوی سے تعلق مسلمان مرد کو دارالحرب میں رہنے پر آمادہ کرسکتا ہے اور بچے کو کفار کی عادات کا عادی بنانے کا راستہ ہے نیز بچے کی غلامی کے لیے راستہ ہموار کرنے کی کوشش ہے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ بیوی حاملہ ہوکر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوجائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے غلام بنے اگرچہ وہ مسلمان ہوگا۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

قولہ والاولی ان لایفعل یفید کراھۃ التنزیہ فی غیر الحربیۃ ومابعدہ یفید کراھۃ التحریم فی الحربیۃ[4]

اس کے قول کہ "بہتر ہے نہ کرے" سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ کتابیہ غیر حربیہ سے نکاح مکروہ تنزیہی ہے جبکہ اس کا مابعد میں حربیہ کے بارے میں مکروہ تحریمی ہونے کا فائدہ دیتا ہے۔ (ت)

[1] بحرالرائق بحوالۃ المحیط فصل فی المحرمات ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۳/ ۱۰۳
[2] فتح المعین " " ۲/ ۲۰
[3] فتح القدیر " نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۱۳۵
[4] ردالمحتار " داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۸۹

اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ جو اندیشے اکابر کرام نے وہاں مرد اور اولاد کے لیے پیدا کیے وہ زائد ہیں یا یہ جو یہاں عورت و اولاد کے لیے ہیں، وہاں مرد کا معاملہ ہے یہاں عورت کا، وہ حاکم ہوتا ہے یہ محکومہ، وہ مستقل ہوتا ہے یہ متلونہ، وہ مؤثر ہوتا ہے یہ متاثر، وہ عقل و دین میں کامل ہوتا ہے یہ ناقصہ، وہ اگر دارالحرب میں متوطن ہوگیا تو گنہگار ہوا دین نہ گیا، یہ اگر اس کی صحبت میں بستہ رہ ہوگئی تو دین ہی رخصت ہوا۔ بچہ بعد شعور اپنے باپ کی تربیت میں رہتا ہے وہاں باپ مسلم ہے یہاں بدمذہب، وہاں کافروں کی عادتیں ہی سیکھنے کا احتمال ہے یہاں خود مذہب کے بدل جانے کا قوی خطرہ، وہاں اگر غلام بنا تو ایک دنیوی ذلت ہے آخرت میں ہزاروں غلام کروڑوں آزادوں سے اعزو اعلیٰ ہوں گے یہاں اگر رافضی وہابی ہوگیا تو اخروی ذلت دینی فضیحت ہے، وہاں غلامی ایک احتمال ہی احتمال تھی اور یہاں یہ بد انجامی مظنون قوی، تو وہاں وہ اندیشے اگر کراہت تنزیہیہ لاتے یہاں یہ مظنون کراہت تحریمیہ تک پہنچ جاتے۔ ہم اوپر گزارش کرچکے ہیں کہ شرعاً جو چیز حرام ہے اس کے مقدمات و دواعی بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں اُن کے سبب کراہت تحریم پائیں تو یہاں اُن کے باعث کھلی تحریم رکھی ہے۔ یہ تیسرا جواب ہے اس شبہہ کا کہ یہ اُن سے بھی گئے گزرے، مع ہذا شرع مطہر میں اگرچہ وہ مبتدع جس کی بدعت حد کفر کو نہ پہنچی آخرت میں کفار سے ہلکا رہے گا کہ اُن کا عذاب ابدی ہے اور اس کا منقطع اور بعد موت دنیوی احکام میں بھی خفت ہوگی مگر اس کے جیتے جی اس کے ساتھ برتاؤ کافر ذمی کے برتاؤ سے اشد ہے اور اس کی وجہ ہر ذی عقل پر روشن، کافر ذمی سے ہرگز وہ اندیشہ نہیں جو اس دشمن دین مدعی اسلام و خیرخواہی مسلمین سے ہے وہ کھلا دشمن ہے اور یہ مار آستین، اس کی بات کسی جاہل سے جاہل کے دل پر نہ جمے گی کہ سب جانتے ہیں یہ مردود کافر خدا و رسول کا صریح منکر ہے، اور یہ جب قرآن و حدیث ہی کے حیلے سے بہکائے گا تو ضرور اسرع و اظہر ہے والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔ امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں،

ان كانت البدعة بحيث يكفر بها فامره اشد من الذمى لانه لايقر بجزية ولا يسامح بعقد ذمة و ان كان مما لايكفر به فامره بينه و بين الله اخف من امر الكافر لامحالة ولكن الامر فى الانكار عليه اشد منه على الكافر لان شر الكافر غير متعد فان المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون الى قوله اذلا يدعى الاسلام و اعتقاد الحق اما المبتدع الذى يدعو الى البدعة ويزعم ان مايدعو اليه حق فهو سبب لغواية الخلق فشره متعد فالاستحباب فى اظهار بغضه ومعاداته والانقطاع عنه وتحقيره والتشنيع عليه ببدعته وتنفير الناس عنه اشد[1]

وہ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کردے تو ایسا کافر بدعتی دارالاسلام میں ذمی کافر سے بدتر ہے کیونکہ وہ جزیہ کا پابند نہیں بنتا اور نہ ہی وہ عقد ذمہ کی پروا کرتا ہے اور اگر بدعت ایسی ہو جس کی وجہ سے بدعتی کو کافر نہیں کہا جاسکتا تو ایسے بدعتی کا معاملہ کافر کی نسبت سے اللہ تعالٰی کے ہاں ضرور خفیف ہے لیکن اس کی تردید کا معاملہ کافر کے مقابلہ میں زیادہ اہم ہے کیونکہ کافر کا شر مسلمانوں کے لیے اتنا نقصان دہ

نہیں کیونکہ مسلمان اس کے کافر ہونے کی وجہ سے اس کی بات کو قابل التفات نہیں سمجھتے کیونکہ وہ اسلام اور حق کا مدعی نہیں بنتا لیکن گمراہ بدعتی اپنی بدعت کو حق قرار دے کر لوگوں کو اس طرف دعوت دیتا ہے اس لیے وہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کا سبب بنتا ہے لہٰذا اس کا شر زیادہ مؤثر ہے، ایسے شخص کو برا جاننا اس کی مخالفت کرنا، اس سے قطع تعلق کرنا، اس کی تحقیر کرنا، اس کا رد کرنا اور لوگوں کو اس سے متنفر کرنا زیادہ باعثِ اجر و ثواب ہے۔ (ت)

یہ چوتھا جواب ہے اُس شبہہ کا، الحمدللہ آفتابِ حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا اور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بدمذہب کے ساتھ سُنّیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع و گناہ ہونا ظاہر ہوگیا، ہاں ہمارے بعض بھائیوں کا بعض متقی وہابیہ کے فریب سے دھوکا پاکر یہ عذر باقی ہے کہ یہ احکام تو ان کے لیے ہیں جو مذہب اہلسنت سے خارج ہیں اور وہابی ایسے نہیں فلاں فلاں وہابی تو سُنّی ہیں، اس کا جواب اسی قدر بس ہے کہ عزیز بھائیو! دین حق کے فدائیو! دیکھو یہ دام درسبزہ ہیں دھوکے میں نہ آئیو، بھلا وہابی صاحب جو چاہیں بکیں وہاں نہ خوفِ خدا نہ خلق کی حیا، مگر پیارے سُنّیو! تم نے یہ کیونکر باور کرلیا کہ بعض وہابی اہلسنت ہیں۔ عزیزو! کیا یہ اس کہنے سے کچھ زیادہ عجیب تر ہے کہ فلاں رات دن ہے یا فلاں نصرانی مومن ہے۔ جب سنت، وہابیت سے صاف مباین ہے تو ان کا اجتماع کیونکر ممکن ہے۔ ہاں یوں کہتے تو ایک بات تھی کہ فلاں فلاں لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں وہابی نہیں اہلسنت ہیں۔ بہت اچھا، چشم ماروشن دل ماشاد، خدا ایسا ہی کرے، اگر واقع اس کے مطابق ہے تو ہمارا کیا ضرر، اور اس فتوے پر اس سے کیا اثر، فتوی میں زید و عمرو کسی کی تعیین نہ تھی، سائل نے وہابی کی نسبت سوال کیا مجیب نے وہابی کے باب میں جواب دیا فلاں اگر وہابی نہیں سُنّی ہے اس سوال و جواب دونوں سے بری ہے، فتوی کی صحت میں کیا شک پڑ رہی ہے۔ پھر عزیز بھائیو! یہ تنزلی جواب اس کے تسلیم ادعا پر مبنی ہے، ابھی امتحان کا مرحلہ باقی و دیدنی ہے، زبان سے کہہ دینا کہ ہم وہابی نہیں گنتی کے لفظ ہیں کچھ بھاری نہیں،

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اس زبانی کہہ دینے پر

---

[1] احیاء العلوم کتاب الالفۃ والاخوۃ بیان مراتب الذین یبغضون فی اللہ مکتبہ و مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ مصر ۲/۱۹۹